اسلامی معاشرے کے افراد پر ذرائعِ ابلاغ کےاثرات اوراس کے نتائج

مفتی عبدالحق حقانی*
پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی **

Abstract:
The media though is a really good thing. it helps us relay messages back and forth. it is a very good source of communication. it informs people of happening in our community and through the world. But it has many bad effects on an individual life. Social networking sites encourage people to be more public about their personal lives. Therefore intimate details of our lives can be posted so easily. modern media effects in every field of life, especially in a Islamic society it effect in Islamic values and culture,it promote western civilization and their values, which are so harm full for an individual. Media has also caused a lot of prejudicial thoughts to come out of people .The media has made it so people of the Muslim religion are a horrible people and they are terrorist. This impact affected on an individual badly. He/she feel fear in his/her life. particularly traveling in foreign countries and international air ports.
I shall tried my level best to highlight the effects of media in Islamic society.
Key words: Effects , communication ,intimate details, values.

ذرائعِ ابلاغ خواہ وہ اخبار ہو یا ریڈیو، ٹیلی ویژن ہویا انٹرنیٹ اس کی اہمیت اور اس کی اثر انگیزی ہردور میں مسلم رہی ہے۔ انسانی افرداورمعاشرتی نظام کی بقا اور تعمیر وترقی کے لیے اِبلاغ و ترسیل اتنا ہی ضروری ہے، جتناکہ غذا اور پناہ گاہ۔انسانی نقطئہ نظر سے دیکھا جائے توترسیل دو طرفہ سماجی عمل ہے اور اس دور میں بھی جب منہ سے نکلی ہوئی آواز نے الفاظ اور منقش تحریر کاجامہ زیب تن نہیں کیا تھا اور انسان اشارے کنایے،حرکات وسکنات اور لمس و شعور کی مددسے اپنی ترسیل و ابلاغ کی ضرورت کی تکمیل کیا کرتاتھا، ابلاغ اور ترسیل کے وسائل انسانی افرد،اور معاشرتی نظام میں اہمیت کے حامل تھے، اور آج کے برق رفتار عہدمیں تو اس کی اہمیت سے انکار ممکن ہی نہیں۔ عوامی ذرائع ترسیل دنیا کا نقشہ بدل سکتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ترسیلی شعبے کے بعض ماہرین نے کسی مہذب انسانی معاشرے کے افراد کی تعمیر وترقی میں انتظامیہ، عدلیہ اور مقننہ کے ساتھ ذرائع ترسیل وابلاغ کو چوتھے ستون کی حیثیت دی ہے۔ ذرائعِ ابلاغ کی ترقی کے ساتھ انسانی معاشرے کے افراد کی ترقی مربوط ہے۔ اگر یہ ذارئع ترسیل نہ ہوتے، تو انسانی معاشرے کے افرادتہذیب وثقافت کے شائستہ تصور سے محروم رہتےاورجہالت و ناخواندگی کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہوتے۔

انسانی نظامِ زندگی میں ابلاغ و ترسیل کو شہِ رگ کی حیثیت حاصل ہے۔ اپنے خیالات و جذبات اور فکار و نظریات کے اظہار کے لیے اگر اس کو موقع نہ ملے تو وہ ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہوکر مضطرب اور بے چین ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف تمام ممالک کے دستور میں معاشرے کے افراد کو اظہار رائے کی آزادی کے بنیادی اور فطری حق کی ضمانت دی گئی ہےبلکہ اس حق کو سلب کرنے والے عوامل ومحرکات پر بھی قدغن لگانے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ آج انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں آنے والے انقلابات نے دنیا کو چھوٹے سے گاؤں(گلوبل ویلج) میں تبدیل کر دیا ہے۔ آج ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کردنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا مشاہدہ کر نا اور اس پر بر جستہ اپنی رائے دینا اوراس کو وسیع پیمانے پر پھیلانا ممکن ہے۔ انٹرنیٹ جیسے جامِ جہاں نما کے وجود میں آنے کے بعد تو ساری کائنات ایک چھوٹے سے بکس میں قید ہوگئی ہے اور آپ جب اور جس وقت چاہیں اس کے ذریعے کائنات کے طول و عرض کی سیر کرسکتے ہیں۔

---

* ایم- فل سکالر،شعبہ علوم اسلامیہ، یونی ورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ
** پروفیسر،ڈین آف فیکلٹی آرٹس، یونی ورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ

آج ذرائع ابلاغ کا دائرہ کافی وسیع ہوگیا ہے۔ ای میل، ٹویٹر، اسکائپ اور فیس بک کی وساطت سے اپنے خیاَلات کی ترسیل ممکن ہے۔اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ وغیرہ ذرائع ابلاع کے اہم ستون ہیں۔اسلامی نظریۂ ابلاغ کی رو سے اس اہم ستون کے تمام اختیارات صرف اور صرف ریاست کو حاصل تھے، حکومتِ وقت ہی سارے سیاہ و سفید کی مالک ہوا کرتی تھی۔مگرریاست ان اختیارات کواحکام شریعت کے مطابق برروئے کارلاتے تھے۔جبکہ اس کے مدمقابل ایک دوسرے نظریہ نے جنم لیا، جو مادر پدر آزادی کا حامی ہے۔ یہ نظریہ آزادی پسندانہ نظریہ ابلاغ کے طور پر تاریخ میں جانا جاتاہے،چوں کہ اس عہد میں سائنسی دریافتوں نے انسان کو عقلیت کا سبق سکھایا ہے اوروہ ہر چیز کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ہی اس کو اپنی زندگی میں رو بہ عمل لاتاتھا، اس لیے انھوں نے معاشرے کے افرادکو ما قبل کے نظام حکومت میں عائدقید و بند سے آزادی کے لیے ایک ایسے نظریے کا سہارا لیا، جس میں افراد کو ساری کی ساری آزادی میسر ہے۔اس مختصرسے مضمون میں ہم اس بات کاتجزیہ پیش کرینگے کہ اس رواں نظریہ ذرائعِ ابلاغ نے اسلامی معاشرے کے افراد یعنی مردوعورت،جوانوں اوربچوں پرکیااثرات مرتب کئے ہیں۔

مسلم معاشرے کےمردوں اورعورتوں پر ذرائع ابلاغ کےاثرات:

آج کل الیکٹرانک میڈیا (ٹی وی،انٹرنیٹ،ریڈیو وغیرہ) اور پرنٹ میڈیا (اخبارات ورسائل) نشرواشاعت کے جدید اور انتہائی مؤثر ذرائع ہیں جن کے ذریعے نہ صرف لاکھوں، کروڑوں مردوں اورعورتوں تک اپنی آواز پہنچائی جا سکتی ہے بلکہ ان کے دل و دماغ کو متاثر کیا جا سکتا ہے ۔میڈیاکے اثرات ہم پریہاں تک مرتب ہوئے ہیں کہ معاشرے کے افراداپنے تمام کاموں میں میڈیاہی سے رہنمائی لیتے ہیں۔کپڑے کی خریداری ہویاصابن،ٹوتھ پیسٹ یاشیونگ کریم کاانتخاب،نوکری کی تلاش ہویاکرایہ پر مکان کی ضرورت، کھانے پینے کی نت نئی اشیاء کی مارکیٹ میں آمد کی خبر ہویاسکول ،کالج میں داخلے کامسئلہ غرض ذرائعِ ابلاغ ہر موقع پر اثر نداز ہوکر رہنمائی کرتا ہیں۔مہنگائی ،امن وامان کی صورتِ حال حکومتوں کی تبدیلی اورعالمی حالات پرتبصرہ ہمیں ذرائعِ ابلاغ ہی سے حاصل ہوتاہے ۔اس کے بغیر معاشرے کے افرادکوئی نقطہ نظر قائم کرہی نہیں سکتے ہیں ۔پروفیسرمہدی حسن لکھتے ہیں:

> ”ہم محسوس اورغیرمحسوس طریقوں سے ہر وقت ابلاغ عام سے متاثرہوتے رہتے ہیں۔بچے اسکول جاتے ہیں ۔اپنے اساتذہ سے سبق لیتے ہیں۔ کتابیے پڑتے ہیں ساتھیوں کی عادتیں اپناتے ہیں۔اورجو افراد کالج ،یونیورسٹی اوردفاتر میں اپنے ساتھیوں سے ملتے ہیں ۔اخبار پڑتے ہیں ،ریڈیوسنتے ہیں۔ٹیلی وژن سنتے ہیں ،فلمیں دیکھتے ہیں۔وہ ان تمام عوامل کا اثرقبول کرتے ہیں“۔(1)

ان ذرائع ابلاغ کی لگام چونکہ ملحد اور سیکولر قسم کے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو کسی قسم کے اخلاقی اُصول اور ضابطۂ حیات کے قائل نہیں بلکہ اس کے برعکس وہ ایسی تہذیب کے قائل ہیں جس میں شرم وحیا اور عفت وپاکدامنی کا کوئی تصور نہیں ہے، چنانچہ وہ ان ذرائعِ ابلاغ کو اپنی حیا باختہ تہذیب اور اپنے لادینی نظریات وافکار کے پھیلانے کے لیے بے دریغ استعمال کررہے ہیں ۔ دوسری طرف بدقسمتی سے اسلامی ممالک میں برسر اقتدار طبقات سوائے ایک آدھ کےسب کے سب وہ ہیں جو ذہنی طورپر مغرب کے غلام ہیں اور ان کے افکار مغرب ہی کے ڈھالے ہوئے ہیں یا پھر وہ ہیں جو اسلامی نظام وتہذیب کے نفاذ کے حامی نہیں اور ایمانی جرأت وقوت سے بھی محروم ہیں ۔ علاوہ ازیں ان کی معاشی وسیاسی پالیسیوں نے اُن کو مغرب کا دروزہ گر اور حاشیہ بردار بنا کر رکھا ہواہے جس نے ان کو اپنی اسلامی اقداروروایات کے احیاء وفروغ اور قومی خودداری وسلامتی کے تحفظ کے جذبے سے بھی عاری کردیا ہے ۔

اِن حالات کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مغرب کے ذرائع ابلاغ اور مسلمان ممالک کے ذرائع ِابلاغ میں کوئی خاص فرق نہیں رہا۔ دونوں ذرائع ابلاغ شب وروز بے حیائی کو پھیلانے میں نہایت سرگرمی سے مصروف ہیں جس سے مسلمانوں کی نَسلِ نوتوکیابڑی عمرکے مرداورعورتیں بھی شدید متاثر ہو رہے

ہیں اوروہ اپنے دین اور اسلامی تہذیب وثقافت سے دور سے دور تر ہوتے چلےجارہے ہیں ۔مسلمان ذرائع ابلاغ (اخبارات، ٹی وی وغیرہ) اگر کوئی دینی پروگرام نشربھی کرتے ہیں تو وہ اصل دین نہیں ہوتا بلکہ دین کے نام پر جو غیرشرعی رسومات رائج ہیں ان کا پرچارکرتے ہیں یا پھر ان متجددین اور منحرفین کو دین کی تشریح کے لیے بلاتے ہیں جو مغربی تہذیب کی تمام قباحتوں کو سندِجوازمہیا کردیتے ہیں ۔

علاوہ ازیں کیبل اورنیٹ کی کرم ستانی ہے کہ عورت نے سینما کے سکرین سے نکل کرہرگھر میں ٹی وی کے سکرین پر اپنے آپ کوپیش کرنے لگی۔نوجوان مردوخواتین ساری رات ناچ گانےسنتے ہوئے نیندکی آغوش میں چلے جاتے ہیں ان حالات کودیکھتے ہوئےاللہ کاعذاب نہیں آئے گاتواور کیاہوگا۔ کیا یہی مثالی معاشرہ ہے؟اسی کی ترغیب دی گئی تھی ؟کیااسلام اسی کانام ہے؟کیانبی کریم ﷺکی بعثت اسی کام کے لئے ہواتھا؟اگراسی لئے بعثت نبوی ہوتی توکیایہی حیاسوزمناظرعرب کے جاہلی معاشرے میں کم تھیں؟کیااسی کواسلامی تہذیب وتمدن کانام دیاجاسکتاہے؟

اسی جدیدذرائع ابلاغ کاکرشمہ ہے کہ نوجوان نسل لڑکوں اورلڑکیوں کاہے جااختلاط ہونے لگاہے۔کیاہم مغرب اوراس کے جدیدمیڈیاسے یہی فیض حاصل کرناچارہے تھے؟ انہوں نے تو عورت کوگھرسےنکال کر فیکٹری اورٹی وی اسکرین توآباد کردیامگر اِن کے گھر ایسے اُجھڑ گئے اورخاندانی نظام کاایساشیرازہ بکھرگیاکہ پھرکبھی بھی آباد نہ ہوسکا۔ذرائع ابلاغ کے اثرات ہم پریہ مرتب ہوئےکہ ہم نےبھی ان کی پیروی شروع کردی اورہوبہوان کے چال چلنے کوکمال سمجھنے لگے اسی بات کی نشاندہی نبی کریم ﷺنے چودہ سوسال پہلے کردی تھی اوراس کمزوری کوآپﷺنے اسی وقت بھانپ لیاتھا۔چنانچہ صحیح بخاری میں منقول ہے:

”وعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم "لَتَتّبِعُنّ سَنَنَ الّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ. شِبْراً بِشِبْرٍ، وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ. حَتّىَ لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبَ لاَتّبَعْتُمُوهُمْ" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ آلْيَهُودُ وَالنّصَارَىَ؟ قَالَ "فَمَنْ؟"(2)

”تم ضروراگلی اُمتوں کی عادات واطوارکی بالشت دربالشت اورہاتھ درہاتھ پیروی کروگے۔حتی کی وہ گوہ (چھپکلی کی نسل کاایک جانور)کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی ا س میں داخل ہوں گے۔صحانہ نے عرض کیاکہ :یارسول اللہ ﷺ پہلی اُمتوں سے آپ کی مرادیہودوعیسائی ہیں؟آپ نے ارشادفرمایاکہ پھراورکون؟“

امام بخاری ؒ نے اس سے ملتی جلتی ایک اورحدیث حضرت ابوہریرہ سے نقل فرمائی ہے:

”وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ فَقَالَ وَمَنْ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ"(3)

بنی کریمﷺ نے ارشادفرمایاکہ تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اُمتی اپنے سے پہلے والوں کی عادات واطوارمیں بالشت دربالشت اورہاتھ درہاتھ پیروی نہ کریں۔صحابہ نے دریافت کیاکہ جیسے فارس اورروم والے؟آپ نے فرمایاتواورکون؟یہی ہی توہیں۔

جوحالت ان یہودونصاری کی ہے ہم بھی اُسے نہ صر ف اپنارہے ہیں بلکہ اُس پرفخرکررہے ہیں۔مردوں اورعورتوں نے بعینہ انہی طریقوں کواپنانے میں نجات سمجھاحتی کہ کھانے ،پینے،لباس وپوشاک سے لیکرچال ڈھال میں بھی انگریزبننے پرفخرکرنے لگے۔انہوں نے جوظلم عورت ذات کے ساتھ روارکھاہے ہم بھی آزادی نسواں کے نام سے اس میں اُن کے شانہ بشانہ چلنے کواپنے لئے باعث صدافتخارسمجھتے ہیں۔ان کے یہاں تو عورت کی مثال ٹشوپیپر کی ہے۔جہاں کام مکمل ہوگیااورضرورت پوری ہوگئی توڈزبن کے حوالے کردیا گیا۔جبکہ اسلام نے تواسے گھراورخاندان کے آبادکرنے کاذریعہ بنایاہے۔

ذرائع ابلاغ کے اثرات یہاں تک نتیجہ خیزثابت ہوئے ہیں کہ شہرکی عورتیں تو اس کی شکارہے ہی گاؤں کی سیدھی سادھی عورتیں بھی جینز پہننے لگی ہے۔ایسے کپڑے پہنتی ہیں جوبدن کے ساتھ بالکل پیوست ہوتی ہے۔یہی وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہوئے بھی برہنہ ہیں یعنی وہ عورتیں جواتنے چست اورجسم سے چپکے ہوئے کپڑے پہنتی ہیں کہ جسم کا ہر حصہ نمایاں ہو تاہے۔یا ایسے کپڑے

جس میں ستر پوشی نہ ہو یعنی اتنےباریک کپڑے کہ اندرکا سب کچھ نظر آرہاہوایسی عورتوں پراللہ کا غضب ہوتاہے صحیح مسلم میں سیدناابوہریرہ نبی کری ﷺکاارشادنقل کرکے فرماتے ہیں:

”عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله علیه وسلم صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لاَ یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ یَجِدْنَ رِیحَهَا وَإِنَّ رِیحَهَا لَیُوجَدُ مِنْ مَسِیرَةِ كَذَا وَكَذَا “(4)

”رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت (یعنی دور) سے محسوس کی جا سکتی ہے“۔

یعنی جہنم میں سب سے زیادہ عورتیں ہوں گی بالخصوص وہ عورتیں سب سے زیادہ ہوں گی جو بظاہر تو کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں (نہایت ہی باریک کپڑے پہننے والی عورتیں جن کے جسم کے سارے نشیب وفراز اور ہیئت باوجود کپڑے ہونے کے بھی نمایاں ہوتے ہیں اور بدن کی پوری حالت باہر سے جھلکتی ہےجو کہ نفس پرست اور عیاش عورتوں ہی کی علامت ہے کسی مسلمان عورت کو ایسے لباس زیب تن کرنا زیب نہیں دیتا اور نہ شرافت اجازت دیتی ہے۔

اس کے علاوہ ذرائع ابلاغ کے رائج کئے ہوئے اوربہت ساری گناہ ہیں جن کی ایک طویل داستان ہے۔ان میں سے بیوٹی پارلرگناہوں کامجموعہ ہے۔مسلمان عورتیں اورخاندان توبیوٹی پالرسے بالکل ناواقف تھے مگرمغرب نے اپنے کاسمیٹک کے سامان کوفروخت کرنے کے لئے ذرائعِ ابلاغ کواستعمال کرتے ہوئے نہ صرف بیوٹی پالرکی پہچان کرائی بلکہ آج کل توگاؤں کی گنوارعورتیں بھی بیوٹی پارلرکے چکروں میں ہزاروں روپیہ خرچ کرتی ہیں۔میں یہ نہیں کہتاکہ بیوٹی پارلر کی تمام اشیاءپروڈیکٹ اوروہاں کی تمام زیب وزینت ناجائز وحرام ہے ۔ہاں میں یہ ضرورکہتاہوں کہ ان میں اکثرناجائر ہے۔ مثلا: وِگ،ہیرکٹینگ، تھریڈنگ، فیشل، ویکسنگ،بلیجنگ،آئی بروز،اپرلِپس زیب وزینت میں فضول خرچی،بعض بیوٹی پالروں میں مردوں سے زیب وزینت کرناوغیرہ وغیرہ۔حدیث میں آتاہے:

” عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله علیه وسلم لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ “(5)

”ابن عمررضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺنے ارشادفرمایاکہ اللہ کی لعنت ہواس عورت پر(جوبالوں کولمبایاپھولاہوابنانے کے لئے دوسرے مردوں یاعورتوں کے بال)اپنے بالونمیں ملالےیاکسی عورت سے کہے کہ دوسرے کے بال میرے بالونمیں ملادے اورایسی عورت پربھی اللہ کی لعنت ہوجوگودنے والی اورگودوانے والی ہو“۔

زیب وزینت کےاکثرسامان مغربی ممالک سے لایاجاتاہے خاص کروہ سامان جومعیاری ہواس کی پیداوارتوصرف مغرب ہی میں ہوتی ہے اعلی کوالٹی کے جتنے بھی پروڈکٹ بنتاہے وہ یورپ اوردیگرمغربی ممالک کی مرہون منت ہے جبکہ ان ممالک کا ہتھیاراورفروخت کرنے کاآلہ ذرائعِ ابلاغ پرAdvertisementپروپیگنڈہ اور اشتہاربازی ہے۔

بچوں پر ذرائع ابلاغ کےاثرات:

یہ دورابلاغِ عامہ“Media”کادورہے نئی نئی ایجادات ہر روز اس کی ایک نئی سمت متعین کررہی ہیں۔گویادنیا ایک مُٹھی میں سمٹ گئی ہے۔ انٹرنیٹ کی لامحدود وسعت موبائل فون کی اسکرین پرملاحظہ کی جاسکتی ہے۔اور ابھی اس کی انتہاکیا ہے ؟ کوئی نہیں جانتا۔الیکٹرانک میڈیا نے گویا ہر شے کوبدل کر رکھ دیا ہے۔ماضی کے خوبصورت نرم لمحوں میں اب حلاوت اور شیرینی ختم ہوچکی ہے ۔ہر معاملے میں مادہ پرستی ہے ۔خلوص ومحبت کی جگہ خود غرضی اور نام نہاد تیز رفتاری نے لے لی

ہے ۔ لیکن انسان کوان سب سے حاصل کیا ہوا ؟ ہاں میں جانتا ہوں معلومات کا بیش بہا خزانہ تو مل گیالیکن سکون واطمینان ختم ہوگیا۔کیا اسی نفسانفسی کی دوڑ میں آگے بڑھنے کیلئے حضرت انسان نے یہ سب جتن کئے لیکن ہم یہ سب نہیں سوچتے ۔انسان نےابلاغی عمل کو نئی وسعتوں سے روشناس ضرور کروادیا ہے لیکن اپنی زبردست اقدار کو دفن کرکے انسانی نفس پرخود غرضی کی مٹی ڈال دی ہے۔ان کا سب سے زیادہ نقصان ہمیں ہوا،ہمارے بچوں کو ہوا،خاندان بگڑے،جنسی بے راہ روی پیدا ہوئی،اخلاقیات خراب ہوئے بلکہ ایسے خراب ہوئے کہ اب ان کا سدھارنانہایت ہی مشکل ہوگیا۔بچے اوربچیاں وقت سے پہلے بالغ ہورہے ہیں ۔جنسی اور فحاشی کے مناظر دیکھ دیکھ کر بچے نہ صرف بے راہ روی کا شکار ہورہے ہیں بلکہ جووقت تعلیم کا ہے وہ میڈیا پرگھنٹوں بیٹھ کرضائع کررہے ہیں ۔ساتھ ساتھ اخلاق،اعمال ،افکار ،جسم کوبھی داو پر لگارہے ہیں۔اس بات سے ہرذی شعورآگاہ ہے کہ جدید میڈیاجب سے مغرب اور یورپ کی لونڈی بنا ہےاس وقت سے تباہی پھیلا رہا ہے۔اوراس قول باری تعالی کامصداق ہے :

” وَ إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا “(6) ”فوائد سے اس کےنقصانات زیادہ ہیں“۔

خاص کر بچوں کے حق میں تواسلامی نقطہ نظرسے زہرقاتل ہے۔کیونکہ ہر پروگرام ہر فرداورہرطبقے کیلئے نہیں ہواکرتاجبکہ یہاں ہر پروگرام ہرفرد اورطبقے کیلئے پیش کیاجاتاہے۔کبھی پروگرام کے تسلسل میں کہتے ہیں کہ بچے نہ دیکھیں ۔ جبکہ انسانی فطرت ہے کہ جس چیز سے اسےمنع کیاجاتاہے اس کی زیادہ متلاشی ہوجاتی ہے۔

آئیےمختلف ذرائعِ ابلاغ کےبچوں پراثرات کاایک سرسری جائزہ لیتے ہیں:

بچوں پرٹیلی ویژن کے اثرات:

بچوں کے ذہنوں پر ٹی وی کا کتنا اور کس قدراثرہوتاہے وہ کسی بھی طرح محتاج بیان نہیں ۔صبح سے شام تک نشر کئے جانے والے پروگراموں کا اگرہم خالص اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ان کا ۹۹فیصدحصہ خدا بےزاری اور اخلاق وکردار کو تباہ کردینے والاہوتاہے۔ایک آدھ فیصدحصہ تعمیری اخلاقی اقدار پر مشتمل ہوتاہے ۔کیونکہ نشرواشاعت کے ذرائع جن افراد کے ہاتھوں میں ہیں وہ سب کے سب بے زار دین ،بے زار ثقافت وکلچرہیں۔اخلاق کو برباد کرنے والے فحاشی عریانیت اور آوارگی کے دلدادہ ٹھیٹھ مادہ پرست(Materialistic) اور روحانی اقدار کے بد ترین دشمن ہیں۔

یوں توٹی وی کے مضراور منفی اثرات (عموماجسم انسانی پر اورخصوصا بچوں کے جسم پر)بہت زیادہ ہیں مگراس مختصرسے مقالے میں چیدہ چیدہ اثرات پر اکتفاکیاجاتاہے۔

مشہور مصنّفہ فضہ حسن بچوں پر ٹی وی کے منفی اثرات کے بارے میں تحریر فرماتی ہیں:

(1)بینائی اورسماعت: ٹیلی وژن دیکھتے وقت آنکھیں بالکل ساکت ہوجاتی ہیں۔اور پوری اسکرین کو دیکھنے کیلئے وہ ایک جگہ پرمرکوز نہیں رہتے۔ آنکھوں کے صحت مند فروغ کے لئےانہیں مسلسل ہلتے رہنا چائیے۔بہت زیادہ ٹی وی دیکھنے سے بچوں کےمشاہدے کی صلاحیت بری طرح متاثرہوتی ہے۔مسلسل ٹی وی دیکھنے سے نہ صرف آنکھوں کے میکینزم کو نقصان پہنچتاہے بلکہ بچے کی توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت بھی ضعیف ہوجاتی ہے ۔ اسکے علاوہ چونکہ ٹیلی وژن سمعی سے زیادہ بصری ہے اس لئے بچوں کےسننے کی صلاحیت جسے پروان چڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے اگر ٹی وی مستقل چلتارہے توشو کے پس منظر آنے والی آوازوں کے باعث بچے کے سننے کی صلاحیت کمزور پڑجاتی ہے ۔

(2)معاشرتی ارتقا: دوست احباب اور محلہ والوں سے عملی طور پر ملاقات کرنا اور ان سے سماجی تعلقات استوار کرناہماری ایک اہم ضرورت ہے ۔ٹیلی وژن ان باتوں کا متبادل ثابت نہیں ہو سکتااور ان کی جگہ نہیں لے سکتادوسرے بچوں کے ساتھ روابط رکھے بغیر ایک بچہ اپنے اندراعتماد کی قوت نہیں پیداکرسکتا ٹی وی دیکھنے سے بچہ دوسروں کے ساتھ عملی تعلقات اور روابط پیداکرنے کی مشق حاصل نہیں کرسکتااور یہی ٹیلی وژن کی ایک بہت بڑی خرابی ہے کیونکہ یہ معاشرتی میل ملاپ کو بڑی حد تک کم کردیتاہے اور انسان تنہا پسند ہونے لگتاہے۔

(3)موٹاپا:آج کے بچوں میں دوامراض بکثرت پائے جاتے ہیں یعنی موٹاپااورکولیسٹرول میں زیادتی۔ٹی وی دیکھنے والےبچے عموما جنک اور فاسٹ فوڈبہت زیادہ استعمال کرتے ہیں ان دونوں کاآپس میں چولی دامن

کاساتھ ہے ۔اس کے ساتھ ہی سارا وقت ٹی وی لے لیتاہے اور بچوں کے پاس ورزش کرنے کیلئے وقت نہیں بچتا یہ کیفیت موٹاپے کو جنم دیتی ہے ۔

(4)بے خوابی کی شکایت: نیند ایک جسمانی ضرورت ہے۔نیند کے دوران بچےکے اعضاء پروان چڑھتے ہیں لیکن بچے رات گئے تک بیٹھے ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں ۔اس کی وجہ سے دن کے وقت ان کی مستعدی بہت کم ہوجاتی ہے ۔ان کامزاج بھی چڑچڑاہو جاتاہے ۔خواب دیکھنے کیلئے سوناضرور ی ہے۔اور خواب دیکھنا ایک بچے کی نفسیاتی ضروریات میں سے ہے ۔ٹی وی دیکھ کر سونے کے بعد اسے غلط قسم کے خواب نظر آسکتے ہیں ۔جن کے باعث بچہ ڈرکر باربارچونکتا ہے اور اس کی نیند خراب ہو جاتی ہے ۔

(5)جذباتی طرزعمل: ٹی وی کے پروگراموں میں تشدد روزبروزبڑھتاجارہاہے ۔تشددپر مبنی پروگرام دیکھنے سے بچے خوفزدہ ہوسکتے ہیں۔ان کاذہن پریشان رہنے لگتاہے وہ ہر ایک کو شبہ کی نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں اور ان کے اندرجارحانہ برتاؤکرنے کارجحان پیداہونے لگتاہے۔اس کے علاوہ ٹی وی کے بعض ڈراموں میں جنسی مناظر کھل کر دکھائے جاتے ہیں ایسے مناظر کو پرتاثر بنانے کے لئے الکحل اور منشیات کا استعمال بھی دکھایاجاتاہے ایسے ڈرامے بچے کے صحت مندجذبات کی پرورش کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔(7)

یہ تووہ ثرات ہیں جوایک بچے کی صحت اورجسم پرپڑتے ہیں ۔ اس کےروح اورروحانی زندگی پرپڑتے ہیں پڑنے والے اثرات تواس سے کئی زیادہ ہیں۔

بچوں پرسوشل میڈیاکےاثرات:

فرخ شہزادبچوں اورنوجوان نسل پرسوشل میڈیاکے منفی اثرات کے متعلق بہت خوب لکھتے ہیں:

"سماجی رابطوں کے ویب سائٹس نے جہاں فاصلوں کوکم کیاہےہی اس کے منفی اثرات سے بچے بھی متاثرہورہے ہیں۔سوشل میڈیاپرزیادہ وقت گزارنے والے بچوں کی جذباتی اورسماجی نشوونمامیں تاخیرہوسکتی ہےکیونکہ وہ زیادہ خیالی دنیامیں گزارتے ہیں اورجس کی وجہ سے ان کی ذہنی صحت بھی متاثرہورہی ہےہرروز اپناوقت سوشل ویب سائٹس پرگزارنے والے بچوں میں جذباتی مسائل اورخراب رویہ پایاجاتاہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کے دورمیں بچوں نے اپنی تعلیم اورکتابوں سے زیادہ سوشل میڈیامیں دلچسپی لے لی ہے۔"﴿8﴾

بچوں پرکمپیوٹرکے اثرات:

کمپیوٹر ایک ایسی مشین ہے جس کی مثال دودھاری دار تلوار کی ہے ۔جہاں اہل جہاں نے اس کے ذریعے عروج کو پالیا وہاں پراس کے منفی اثرات نے ایک عالَم کوبے حس کردیاہے۔کمپیوٹرکےاستعمال کی مختلف صورتیں ہیں ان میں چند ایک کااستعمال کافی زیادہ ہے:

بچوں پرانٹرنیٹ کے اثرات:

بجائے اس کے کہ میں انٹرنیٹ پر کوئی تبصرہ کروں مشہورعالم دین حضرت مولانا ذولفقار احمدنقشبندی صاحب کی تحریرپر ہی اکتفاکرتا ہوں حضرت رقمطرازہے:

"انٹرنیٹ کمپیوٹر کے کنکشن کو کہتے ہیں ۔جبکہ انٹرنیٹ جال میں پھنس جانے کو کہتے ہیں ۔جدید دور کی تعلیمی سہولتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فرنگی ممالک میں انٹرنیٹ کاسلسلہ اس لئے شروع کیا تھاکہ طالب علم حضرات کو معلومات کے حصول میں آسانی پیداہوجائے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انٹرنیٹ معلومات حاصل کرنے کابہترین ذریعہ ہے ۔مصیبت یہ ہے کہ اس کااچھااستعمال تو اپنی جگہ بلکہ برا استعمال بہت زیادہ ہونے لگاہے۔شیطان اور شیطان کے کارندوں نے انٹرنیٹ کلب کوغلط استعمال کرناشروع کردیاہے۔لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے دوستی کرنے کیلئے انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتے ہیں۔اب تو ایک دوسرے کو ننگی تصاویر بھی بھیجتے ہیں۔چنانچہ ایسی مثالیں بہت سامنے آئی ہیں کہ مسلمان لڑکیوں نے غیرمسلم لڑکوں سے دوستی کرلی ۔بعض اوقات تو یہ بھی سامنے آیاہے کہ انٹرنیٹ دوستی کی وجہ سے لڑکی اپناگھر چھوڑکراپنے دوست لڑکے کے پاس چلی گئی،اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں ملاگئی۔اکثرماں باپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچے ہر وقت پڑھائی میں لگےرہتے ہیں۔انہیں کیامعلوم کہ وہ کمپیوٹرسکرین پر بیٹھے گھنٹوں اپنے دوستوں سے عشق ومحبت کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔"(9)

بچوں پرویڈیو گیم کے اثرات :

بچوں کے کھیل اور تفریح طبع کے لئے کمپیوٹر پر مختلف گیم کھیلے جاتے ہیں ۔ان گیمزکےبچوں پر کیا منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں؟

حضرت مولاناذوالفقار احمدنقشبندی صاحب لکھتے ہے:

"گیم ڈیزائن کرنے کے لئے قریباً ۲۰۰ماہرین فن مل کرکام کرتے ہیں ۔ماہرنفسیات حضرات بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کرایسی گیم بناتے ہیں کہ بچے کادل ان پہ عاشق ہوجائے وہ کسی حال میں گیم کی جان ہی نہ چھوڑیں ۔ اسی لئے جب بچے گیم کھیلنے بیٹھتے ہیں تو انھیں نہ سکول کی پڑھائی یاد رہتی ہے نہ نماز کادھیان رہتا ہے ۔ حالانکہ گیم کھیلنے میں آنکھ بھی مشغول ،دماغ بھی مشغول اور دونوں ہاتھ بھی مشغول ہوتے ہیں ۔مگر گھنٹوں سکرین کے سامنے بیھٹے رہنابھی عجیب معاملہ ہے ،بظاہر تو یہ نظر آتاہے کہ گیم کے ذریعے بچے اپناوقت بہت ضائع کرتے ہیں ،نمازپڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں ۔لیکن گیم کےمیوزک میں جو پس منظرمیں پیغام دئیے جاتے ہیں وہ تو عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتے ان گیمز کے اندرایسازہربھراہوتاہے کہ بچے بہت جلد دین سے دور ہوجاتے ہیں"۔(10)

آج کل توگیمز کی بھرمارہیں ہرروزنت گیم بازارمیں آرہے ہیں ان میں آن لائن گیمز کا استعمال، موبائل فون میں انسٹالڈ گیمز کا استعمال، کمپیوٹر یا ٹی وی پر گیمز کا استعمال یا ویڈیو گیمز پر گیمز کے استعمال کے اثرات میں فرق ہے اسی طرح گیمز کے اثرات بھی اس کی نوعیت پر منحصر ہیں۔ کچھ گیموں کی مضراثرات زیادہ اورکچھ کے کم ہیں۔پر تشدد گیمز ایکسر سائز گیمز کی نسبت زیادہ نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں۔حال ہی میں روس کابنایاہوابلیوویل گیم جنھوں نے مختلف ممالک میں سینکڑوں بچو ں کی جان لے لی نومبر۲۰۱۷ کوپشاورمیں بھی اس خونی گیم نے ایک بچی کی جان لے لی۔

نوائےوقت نے جمعہ ,03 نومبر ,2017کواپنے سائٹ پراس خونی گیم سے متعلق کچھ یوں خبر جاری کیاتھا:

پشاور/نئی دہلی(این این آئی) پاکستان میں بلیو ویل گیم کا پہلا مبینہ کیس سامنے آگیا جس میں پشاور کی بچی اس گیم مبینہ طور پر ملوث پائی گئی۔ان دنوں دنیا بھر میں بلیو ویل گیم کا چرچا ہے جس میں ملنے والے مختلف ٹاسک کو پورا کرنے کی کوششوں میں اب تک متعدد افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔پاکستان میں بھی پشاور میں اس گیم کی مبینہ شکار بچی سامنے آئی ہے جس کے والدین کا دعویٰ ہے کہ بچی بلیو ویل گیم کھیلتی تھی۔بچی کا خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں علاج کیا گیا۔ اسسٹنٹ رجسٹرار ڈاکٹر اعزاز کے مطابق بچی کو نفسیاتی وارڈ میں لایا گیا تھا اوراس میں ڈپریشن کی علامات پائی گئیں تاہم ضروری تھراپی اور علاج کے بعد بچی کو ہسپتال سے فارغ کردیا گیا۔ بچی نے کلاس فیلو سے گیم کے بارے میں سنا تھا اور وہ گیم کے آخری سٹیج پر پہنچ چکی تھی جبکہ بچی کے رویئے میں تبدیلی کے باعث والدین اسے ہسپتال لائے۔ دوسری جانب بھارتی ریاست آندھرا پردیش میں انجینئرنگ کے ایک طالب علم نے خودکشی کرلی۔ پولیس طالب کی ہلاکت کے بلیو وہیل گیم سے تعلق پر تحقیقات کررہی ہے۔(11)

بچوں پراخبارات ورسائل کےاثرات:

بچوں کےذہن کوبنانے اور بگاڑنے میں اخبارات اور رسائل کا بھی اہم رول ہے۔بچوں کو اچھی صاف ستھری معلوماتی اسلامی کتابوں کی عادت ڈالیں۔ اوراس عادت کی بھرپورحوصلہ افزائی کریں ۔بے شماراور بہترین اردو وانگریزی کتابیں میسرہیں جن میں دل کش ودل چسپ اندازمیں بچوں میں اسلامی نظریات ،عقائد واخلاقیات کی نشونماکی کوشش کی گئی ہے۔ذہن کو پراگندہ کرنے والے فحش ،دین کے خلاف بے بنیاد قیاس آرائیوں پرمشتمل لٹریچرمثلا:ہیری پوٹراورفیئری ٹیلزوغیرہ سے بچوں کو محفوظ رکھیں ۔ اوراگر کبھی اس طرف ان کاالتفات ہوتو بہترین اندازمیں انھیں سمجھانے اور اسے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ان کے لئے کتابیں ایسی ہو جن سے روح وذہن کو غذا مل سکے۔

بچوں پرناول اورافسانوں کے اثرات:

آج کل عشق مجازی کی نئی سے نئی سٹوری پر مشتمل ناول لکھے جارہے ہیں۔اخبار جہاں وغیرہ میگزین بھی ایسی کہانیوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں ۔تین عورتیں تین کہانیاں کے عنوان پر ایسے ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں کہ لڑکے لڑکیاں اسے شوق سے پڑھتے ہیں ۔اوربعض اوقات خود بھی ویساہی کرنا شروع کردیتے ہیں۔جولڑکےاور لڑکیانکسی سے آشنائی نہیں کرسکتے وہ تنہائی میں اپنے ذہن میں سوچ کرگناہ کے خیالات پکاتے ہیں گوظاہر میں نماز روزہ بھی رکھتے ہوں مگر دل میں خیالی محبوب کی تصویر سجائے پھرتے ہیں۔نماز پڑھتے ہوئے بھی اس کے خیال میں منہمک ہوتے ہیں۔یوں لگتاہے کہ ایک خیالی بت کی پوجاکر رہے ہوں۔

نوجوانوں پرذرائعِ ابلاغ کے اثرات:

رنگ وبوکےاس جہاں میں ہواکے جھونکے کے ساتھ ہرطرف اُڑنے والااورپانی کے بھاؤ میں سب سے زیادہ بہہ جانے والا،جذبات کے اندھیروں میں اپنے آپ کوکھوجانے والااوراگرکوئی اس آب وگِل میں کچھ زیادہ ہی اَثرلینے والاہے تووہ انسانی معاشرے میں نوجوان ہی نظرآتاہے کیونکہ ایک جوان کی تمام قوّتیں خواہ وہ حسی ہویانفسیاتی وشہوانی وغیرہ ہرطرح اپنے کمال وعروج پر ہوتی ہیں۔لہٰذاظاہربات ہے کہ ان چیزوں اورعوارض سے متاثرہونابھی فطری ہے۔بخلاف بچوں کے کہ ان کی حس نوجوانوں کی نسبت نہایت ہی کمزورہوتی ہے۔ اورمعمرحضرات توعمرکے اس آخری حصہ میں ایک جگہ پرٹہرکرایک خاص اِینگل اورزاویہ سے سوچتے ہیں ان کوہر چیز اسی نقطہ نظرسے نظرآتی ہے۔لہٰذاان پرکسی چیزکااثرانداز ہوناتقریبامحال ہے۔مولانااحتشام الحق تھانوی بچوں اوربڑوں کی مثال دے کر فرمایاکرتے تھے:

”ارے بھائیوں!ہم بگڑی ہوئی ہنڈیاہیں بگڑی ہوئی ہنڈیوں کودوبارہ بناناکوئی آسان کام نہیں ۔یہ نوجوان ترمَٹی ہیں جِسےجیسے چاہواورجوچاہوبناڈالو“۔

اسی فطری حقیقت کودیکھتے ہوئے اگرہم ذرائع ابلاغ کاجائزہ لیں تویقیناذرائعِ ابلاغ کابھی سب سے زیادہ اثرایک نوجوان ہی پر ہوا ہے۔ بلکہ اثراَندازہوناکیاسوشل میڈیاتونوجواَنوں میں نشے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ایک نوجوان کاصبح شام ،دن رات پسندیدہ مشغلہ فیس بُک ،ٹوئٹر،اورواٹس ایپ وغیرہ ہیں۔

حال ہی میں روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والےایک اہم مضمون میں کالم نویس نوجوانوں پرسوشل میڈیاسے متعلق تحریرفرماتے ہیں:

میڈیاکے مختلف پلیٹ فارم ایک نشے کی صورت اختیارکرچکے ہیں۔اوراس سے سب سے زیادہ نوجوان متاثرہورہے ہیں۔سوشل میڈیاان کی زندگیوں پر بڑی تیزی سے اثراندازہواہے۔کیونکہ اسے سبک رفتاری سے مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ان سے ان کی صحت،رویے اورسرگرمیاں سب متاثرہورہے ہیں۔ان باتوں کونظرانداز کرناممکن نہیں ہوتا۔ اس پراثرات کی ایک نئی تحقیق کے حیرت انگیزنتائج سامنے آئے ہیں اس کے مطابق نوجوانوں کی دماغی صحت کے لئے سوشل میڈیاکاپلیٹ فارم انسٹاگرام سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ نیزمفیدترین یوٹیوب ہے۔یہ بات برٹش رائل سوسائٹی کی حالیہ رپورٹ میں کی گئی ہے۔سوسائٹی کی چیف ایگزیکٹوشرلی کرامرکے مطابق سوشل میڈیاکاشمارسگریٹ اورالکحل سے زیادہ نشہ آورچیزکے طور پرکیاجاتاہے۔اوریہ لت نوجوانوں کی زندگیوں میں کچھ اس طرح سرایت کرچکی ہے کہ جب ان کی دماغی صحت کے مسائل پربات کی جاتی ہے تواسے نظراندازکرناممکن نہیں ہوتا۔ان کے مطابق انسٹاگرام اورسنیپ چیٹ کودماغی صحت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ اس لئے سمجھاجاتاہے کیونکہ ان میں تصویروں پر بہت زیادہ توجہ مرکوز ہوتی ہے جس سے نوجوانوں میں احساس کمتری ہوتاہے۔اوروہ فکرمندرہنے لگتے ہیں۔اس تحقیق میں برطانیہ کے قریباً 15 سو نوجوانوں سے انٹرویوکئے جن کی عمریں 14سے 24سال کے درمیان تھیں۔تحقیق کے مطابق سب سے مثبت رائے یوٹیوب کےبارے میں تھی جبکہ اس کے بعدٹوٹیراورفیس بُک کانمبرتھاسوشل میڈیاویب سائٹ نے دوسروں کے ساتھ مربوط ہونے اورباہمی رابطے بڑھانے کاایک اضافی طریقہ فراہم کیاہےوہی یہ ممکنہ طورپرسائبرغنڈہ گردہ،سماجی رقابت اورتنہائی کابھی ذریعہ بن رہاہے۔کیلفوریایونیورسٹی کے محقق لیری روزن کے مطابق فیس بُک اوردیگر ویب سائٹس کے زیادہ استعمال سے انسان میں خود پرستی، نفسیاتی مشکلات،سماج دشمن روئیےاورپرتشددجذبات میں اضافہ ہورہاہے۔لیری روزن کے مطابق ان کے استعمال کرنے والے بچے اوربڑے نفسیاتی بیماریوں کے شکار ہورہے ہیں۔ فیس بُک کے اعداد وشمار کے مطابق ہرروز تقریبادولاکھ افراداس سائیٹ کے رکن بنتے ہیں۔حال ہی میں پاکستان میں فیس بُک صارفین کی تعدادایک کروڑ 20لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔جو پاکستان کی کل آبادی کے 7 فیصد کے قریب ہے۔(12) میڈیاکے مختلف پلیٹ فارم ایک نشے کی صورت اختیارکرچکے ہیں۔اوراس سے سب سے زیادہ نوجوان متاثرہورہے ہیں۔سوشل میڈیاان کی زندگیوں پر بڑی تیزی سے اثراندازہواہے۔کیونکہ اسے سبک رفتاری سے مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ان سے ان کی صحت،رویے اورسرگرمیاں سب متاثرہورہے ہیں۔ان باتوں کونظرانداز کرناممکن نہیں ہوتا۔ اس پراثرات کی ایک نئی تحقیق کے حیرت انگیزنتائج سامنے آئے ہیں اس کے مطابق نوجوانوں کی دماغی صحت کے لئے سوشل میڈیاکاپلیٹ فارم انسٹاگرام سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ نیزمفیدترین یوٹیوب ہے۔یہ بات برٹش رائل سوسائٹی کی حالیہ رپورٹ میں کی گئی ہے۔سوسائٹی کی چیف ایگزیکٹوشرلی کرامرکے مطابق سوشل میڈیاکاشمارسگریٹ اورالکحل سے زیادہ نشہ آورچیزکے طور پرکیاجاتاہے۔اوریہ لت نوجوانوں کی زندگیوں میں کچھ اس طرح سرایت کرچکی ہے کہ جب ان کی دماغی صحت کے مسائل پربات کی جاتی ہے تواسے نظراندازکرناممکن نہیں ہوتا۔ان کے مطابق انسٹاگرام اورسنیپ چیٹ کودماغی صحت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ اس لئے سمجھاجاتاہے

کیونکہ ان میں تصویروں پر بہت زیادہ توجہ مرکوز ہوتی ہے جس سے نوجوانوں میں احساس کمتری ہوتاہے۔اوروہ فکرمندرہنے لگتے ہیں۔اس تحقیق میں برطانیہ کے تقریبا15سونوجوانوں سے انٹرویوکئے جن کی عمریں 14سے 24سال کے درمیان تھیں۔تحقیق کے مطابق سب سے مثبت رائے یوٹیوب کےبارے میں تھی جبکہ اس کے بعدٹوئیٹراورفیس بُک کانمبرتھاسوشل میڈیاویب سائٹ نے دوسروں کے ساتھ مربوط ہونے اورباہمی رابطے بڑھانے کاایک اضافی طریقہ فراہم کیاہےوہی یہ ممکنہ طورپرسائبرغنڈہ گردہ،سماجی رقابت اورتنہائی کابھی ذریعہ بن رہا ہے۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے محقق لیری روزن کے مطابق فیس بُک اوردیگر ویب سائٹس کے زیادہ استعمال سے انسان میں خود پرستی، نفسیاتی مشکلات،سماج دشمن روئیےاورپرتشددجذبات میں اضافہ ہورہاہے۔لیری روزن کے مطابق ان کے استعمال کرنے والے بچے اوربڑے نفسیاتی بیماریوں کے شکار ہورہے ہیں۔ فیس بُک کے اعداد وشمار کے مطابق ہرروز تقریبادولاکھ افراداس سائیٹ کے رکن بنتے ہیں۔حال ہی میں پاکستان میں فیس بُک صارفین کی تعدادایک کروڑ 20لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔جو پاکستان کی کل آبادی کے 7٪ فیصد کے قریب ہے۔(12)

ان فلموں کی کارستانی ہے کہ مسلمان نوجوان کے ہاتھ سے قرآن اتر کرگٹاراوررباب آچکا ہے۔ جس نوجوان کی راتیں قرآن کریم پڑھنے اور سننے میں گزرتی تھیں اب ان کی راتیں فلم بینی اورگانے سننے میں گزرتی ہیں۔ نوجوان علم کے الفاظ اورقرآن کےحروف سے توبیگانہ نظرآتے ہیں مگر فلمی ایکٹرز کے نام خوب رٹے ہوئےہوتے ہیں۔ صحابہ کرام جوہمارے لئے نمونہ بناکربھیجے گئیں جن کےبارے میں ارشادخداوندی ہے:

” اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ“ ” جس طرح (صحابہ)لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ “(13)

ان کی حیات اوراسمائےگرامی سے توناواقفیت ہوتی ہے مگر گلوکاروں کے نام اوران کے کارنامے اَزبرہوتے ہیں ہیں۔ ان فلم سٹاروں کے تمام کرتوتوں کویہ نوجوان نسل بطورفخریہ کرتے ہیں اورتواورنکاح اورطلاق کے معاملے کوبھی فلمی سٹاروں کی رہنمائی میں مذاق بناکرسرانجام دیتے ہیں۔میرااپناواقعہ ہے کہ عصرکے نمازکے بعددارالافتاء میں میرے پاس ایک نوجوان آیااورکہنے لگاکہ میں اورمیری اہلیہ دونوں ایک ساتھ فلم دیکھ رہے تھے اس میں ایک سین آیاجس میں فلم سٹارنے اپنی محبوبہ کے ہاتھ کوہوامیں لہراکرچھوڑتے ہوئے کہاکہ “جامحبوبہ تجھے تین طلاق”میں نے بھی مذاق میں ہی یہی کہاتواہلیہ نے مجھے کہاکہ اس سے طلاق ہوجاتی ہے آپ نے ایسا کرکے غلط کام کیاتوپھریہ نوجوان پوچھنے لگاکیامذاق میں بھی طلاق ہوجاتی ہے۔اب اس فلم سے تیارشدہ نوجوان کو اس فقہی مسئلے کاکیاعلم ہے؟حالانکہ حدیث میں مروی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جن کا ارداہ بھی ارادہ اور مذاق بھی ارادہ ہے: نکاح ' طلاق' اور رجوع۔ (14)

ذرائعِ ابلاغ کے اثرات کواپنے اندرجذب کرکے بننے والانوجوان کاحلیہ کھنچتے ہوئے نثاراحمدخان کچھ یوں رقم طرازہے:

”ان کانام (مرزاعلیم بیگ سے)ایم اے بیگ ہوگیاہے ان کی آنکھوں پرکالاچشمہ چڑھاہواہے۔بدن پرٹی شرٹ جس پرانگریزی میں Long live U S Aکی عبارت چھپی ہوئی ہے اوراس کے اوپرامریکہ کے مجسمہ آزادی کی تصویر کندے پرگٹارلٹک رہاہے۔جینزکی گندی سی میلی پتلون اوراس کے نیچے جوگرپہنے ڈرائنگ روم کی کالین پرگندے جوتوں کے نشان ڈالتے چلے آرہے ہیں۔ہائی مم کہہ کرماں کوسلام کرتے ہیں۔

وہ جوکچھ بولتے ہے اس کاآدھا حصہ انگریزی الفاظ کی آمیزش کی وجہ سے ان کی دادی سمجھنے سے قاصررہتی ہیں۔گھرکاکھاناااچھانہیں لگتابرگران کی من پسندغذااورکوک ان کامرغوب مشروب ہے۔انہیں صرف پاپ میوزک اورانگریزی کے نہ سمجھ آنے والے گانے ہی پسندآتے ہیں۔بات کرنے میں آپ جناب کی بجائے “ہائے!ڈیرڈارلنگ پایواولڈگائی،اومائی لارڈبائی ،ہائی ، سی یو ٹو لیٹر”جیسے الفاظ استعمال کرنے پرفخرکرتے ہیں۔یہ صاحبزادے گھرکے کسی کام کاج کے لائق نہیں ہوتے ۔نہ ان کی شخصیت سے علمی استعداد کااظہار ہوتاہے نہ ملک کی فلاح وبہبود سے ان کوکوئی سروکار ہے۔ان کے خواب گرین کارڈاوران کے شوق تمنائیں اسپورٹ کارڈ،خوبصورت بنگلہ اورحسین ماڈرن عورت سے آگے نہیں جاتے بقول کسی شاعرکے:

طاقِ دل کے اندرچراغ انگریزی
سرکے اندردماغ انگریزی
چال انگریزی ڈھال انگریزی
جسم کابال بال انگریزی

جسم ہندی میں جان انگریزی
منہ کے اندر زبان انگریزی ﴿15﴾

حوالہ جات:

1 مہدی حسن،ابلاغ عام،لاہور،مکتبہ کاروان،1968،ص:73۔

2 بخاری،محمدبن اسماعیل،ابوعبداللہ،الجامع المسندالصحیح،کتاب الاعتصام،باب قول النبیﷺلتتبعنّ سنن من کان قبلکم،رقم:۷۳۶۰،لاہور،مکتبہ رحمانیہ،س ن،۶۳۸/۲۔

3 بخاری،محمدبن اسماعیل،ابوعبداللہ،الجامع المسندالصحیح،کتاب الاعتصام،باب قول النبیﷺلتتبعنّ سنن من کان قبلکم،رقم:۷۳۵۹،لاہور،مکتبہ رحمانیہ،س ن،۶۳۸/۲۔

4 قشیری،مسلم بن حجاج،صحیح مسلم،کتاب اللباس،باب النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلاَتِ الْمُمِيلاَتِ،رقم :۵۵۸۲.لاہور،مکتبہ رحمانیہ،س ن،۲۱۳/۲۔

5 قشیری،مسلم بن حجاج،صحیح مسلم،کتاب اللباس،باب النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلاَتِ الْمُمِيلاَتِ،رقم ،۵۵۷۱.لاہور،مکتبہ رحمانیہ،س ن،۲۱۲/۲۔

6 البقرہ۲:۱۱۹

7 فضہ حسن،بچوں کی تعلیم وتربیت،سٹی بک پوائنٹ،کراچی،۲۰۰۸،ص:۱۲۴۔

8 فرخ شہزاد،سوشل میڈیاکے نوجوانوں پرمنفی اثرات،روزنامہ جنگ،کوئٹہ،منگل 6/جون2017،ص:7

9 نقشبندی،ذوالفقار،مولانا،حیاوپاکدامنی،مکتبہ الفقیر،فیصل آباد،اکتوبر ۲۰۱۱ ص:۲۱۵۔

10 نقشبندی،ذوالفقار،مولانا،حیاوپاکدامنی،مکتبہ الفقیر،فیصل آباد،اکتوبر ۲۰۱۱ ص:۲۱۵۔

11 http://www.nawaiwaqt.com.pk

12 فرخ شہزاد،سوشل میڈیاکے نوجوانوں پرمنفی اثرات،روزنامہ جنگ،کوئٹہ،منگل 6/جون2017۔ص:7۔

13 البقرہ:13:2

14 سجستانی،سلیمان ابن اشعث،سنن ابي داود،کتاب النکاح،باب فی الطلاق الھزل، رقم:2194،لاہور،مکتبہ رحمانیہ،۳۱۶/۱

15 فتحی،نثاراحمدخان،مغرب زدہ مسلمانوں کے نام ،کراچی،مکتبہ الشیخ،سن اشاعت ندارد،ص:۷۹